Lesson-17

(Notes)

لمحبتی للّٰہ، و رغبتی فی نفع عبادہ ، و
اصلاح ما فسد من اخلا قھم

فقه القلوب

کتاب کا نام: موسوعة فقه القلوب فی ضوء القرآن والسنة

مؤلف: محمد بن ابراہیم بن عبد اللّٰہ التويجري

تدریس: ڈاکٹر فرحت ہاشمی

المقدمة (صفحه23-24)

وقد جمعت فيه بفضل الله أقوال سلف الأمة في أصول الدين، ومقاصد الشريعة العظمى، ليستبين الحق من الباطل، والهدى من الضلال، والرشد من الغي، والخير من الشر.

میں نے اللہ کے فضل سے اس میں جمع کیا ہے امت کے گزرے ہوئے لوگوں کے اقوال کو، دین کے اصول میں، اور شریعت کے بڑے بڑے مقاصد کو، تاکہ حق واضح ہو جائے باطل سے، ہدایت گمراہی سے، رشد بھٹکنے سے اور خیر شر سے۔ (الگ اور واضح ہو جائے)۔

وقد توجت مسائله بالآيات القرآنية، والأحاديث النبوية، وزينتها بالبراهين العقلية، وبينتها بالأمثلة الحسية

اور تحقیق میں نے تاج پہنایا ہے اس کے مسائل کو قرآنی آیات اور حدیث نبوی کا اور میں نے اس کو مزین کیا ہے عقلی دلائل کے ساتھ اور میں نے اس کو بیان کیا ہے ایسی مثالوں کے ساتھ جو حسی ہیں (جو محسوس کی جاسکتی ہوں)۔

ولم نذكر في هذه الموسوعة من الأحاديث إلا ما ثبتت صحته ونسبته إلى النبيﷺ، وأعرضنا عن كل حديث ضعيف، أو موضوع، أو باطل، أو منكر، أو شاذ، ولا أصل له، ليبقى الذهب خالصا، والمشرب صافيا، والبناء متينا، والسلعة ثمينة.

اور ہم ذکر نہیں کریں گے اس انسائیکلوپیڈیا میں احادیث میں سے مگر وہ جس کی صحت اور نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف (صحیح) ثابت ہو۔ اور ہم نے ہر ضعیف، موضوع، باطل، منکر، شاذ حدیث سے اعراض کیا ہے جس کی کوئی اصل نہ ہو تاکہ باقی رہ جائے خالص سونا (صاف ستھرا علم) اور صاف پانی اور مضبوط عمارت اور قیمتی سودا۔

فجاء الكتاب بفضل الله محكم الفصول، محذوف الفضول، مقويا للإيمان، محركا للأعمال، مرغبا في أحسن الأخلاق، يطلق العقول من عقال الجهل والشك، ويطلق الجوارح لتعمل في ميادين الأعمال الصالحة.

تو اللہ کے فضل سے لائی گئی یہ کتاب مضبوط فصلوں والی، ہر فضول بات کو محذوف کر دیا گیا، ایمان کے لئے قوت دینے والی، اعمال کو حرکت دینے والی، اچھے اخلاق کی طرف رغبت دلانے والی، عقلوں کو آزاد کر دینے والی جہالت اور شک کی رسی سے، اور اعضاء کو آزاد کر دیتی ہے تاکہ وہ صالح اعمال کے میدان میں عمل کریں۔

وقد يسر الله لي ولك هذا المختصر اليسير، منطويا على العلم الغزير، وقد اجتهدت في جمعه وتيسير عرضه، فاجتهد وفقك الله في مطالعته وحفظه، والعمل بما فيه بعد فهمه، فلا خير في علم بلا عمل.

اور تحقیق (یقینا) اللہ نے میرے لیے اور تمہارے لئے اس آسان اور مختصر کتاب کو آسان کر دیا ہے، (ایسا آسان کر دیا کہ) یہ زیادہ علم پر مشتمل ہے (کتاب چھوٹی ہے، اس میں علم گھنا اور کثیر ہے)۔ میں نے بہت محنت کی ہے اس کو جمع کرنے اور آسان کر کے اس کو پیش کرنے میں۔ تو تم سب بھی محنت کرو۔ اللہ تمہیں اس کے مطالعے کی توفیق دے، اور اس کے حفظ کی اور اس کو سمجھنے کے بعد اس پر عمل کرنے کی جو اس میں ہے۔ بغیر عمل کے علم میں کوئی بھی بھلائی نہیں۔

سیکھنے کی بات

پڑھیں، لکھیں، جو سیکھیں دوسروں سے شئیر کریں۔

وأحسب أن هذا المجموع المختار هو الدرة المفقودة، والضالة المنشودة، لمن يريد الله والدار الآخرة، لما فيه من الآيات والأحاديث، وخلاصة أقوال العلماء الربانيين من سلفنا الأخيار.

اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ مجموعہ جو میں نے بہت سی کتابوں میں سے چنا ہے یہ ایک ایسا موتی تھا جو پہلے گما ہوا تھا، اور ایسی گم گشتہ چیز تھی جو بالکل بھولی ہوئی تھی، جو اللہ اور آخرت کا گھر چاہتا ہو، جو اس میں آیات اور احادیث ہیں اور خلاصہ ہے اقوال علماء کا جو ربانی تھے، ہمارے چنے ہوئے اسلاف میں سے۔

وهذا الكتاب محض فضل الله عزوجل, فهو سبحانه وحده الذي بعث الهمة لكتابته، ووفق وأعان على إخراجه، ويسر وصوله إلى الناس.

اور یہ کتاب خالص اللہ عزوجل کا فضل ہے، وہ پاک ہے، اکیلا ہے وہی ہے، جس نے ہمت دلائی اس کو لکھنے کی، اور توفیق دی اور مدد کی اس کو نکالنے کی (production) اور اس کو لوگوں تک پہنچانا (marketing) آسان کر دیا۔

يستهدي بإذن الله بسببه من ضل الطريق.. ويطمئن به الحائر التائه عن الصراط المستقيم.. يرتع في رياضه.. ويقطف من أزهاره وثماره.. فيعيش بين الخلق مسرورا.. ولربه عارفا عابدا شكورا.

اللہ کے اذن سے اس کتاب کے سبب سے ہدایت پالیتا ہے وہ جس کا راستہ گم گیا، اس کتاب کے ساتھ مطمئن ہو گا وہ جو حیران ہے، سیدھے راستے سے بھٹکا ہوا ہے، چرے گا اس کے باغوں میں اور چنے گا اس کے پھول اور اس کے پھل اور وہ لوگوں کے بیچ میں خوش زندگی گزارتا ہے۔ اور اپنے رب کو پہچانتے ہوئے، عبادت گزار، شکر گزار۔

وقد أمضيت أكثر من ربع قرن، وأتبعت الليل بالنهار، والوقت بعد الوقت، في جمع وتحصيل وتحرير ما بين يديك، وآثرت ذلك على جميع اللذات التي تميل إليها النفوس، وقيدت نفسي من أجله عن كثير من المناسبات، وجمعته واعتصرته من أكثر من ألف مرجع، وأطلت فيه فكري، وأتعبت نفسي، لينفع الله به من يشاء من عباده ممن يصل إليه.

اور تحقیق میں نے گزارے 25 سال ...(25 سالوں سے زیادہ عرصہ لگا ہے مجھے اس کتاب کی تیاری میں)، اور میں رات کے پیچھے دن لایا (دن رات ایک کر دیا)، ایک وقت کے بعد دوسرا (continuously)، اس کو جمع کرنے میں، پھر اس کو حاصل کرنے میں، اس کو تحریر کرنے میں، یہ جو تمہارے آگے ہے، اور میں نے ترجیح دی اس کام کو ساری لذتوں پر جن کی طرف نفس مائل ہوتے ہیں۔

اور میں نے اپنے آپ کو قید کیا اور کئی چیزوں (شادی بیاہ، پارٹیز) سے اپنے آپ کو روک کر رکھا، میں نے اس علم کو جمع کیا اور پھر اس کا نچوڑ نکالا ایک ہزار کتابیں پڑھنے کے بعد، اور اس کے لیے میں نے اپنی سوچ کو لمبا کیا (یعنی سوچتا گیا سوچتا گیا)، اور اپنے آپ کو تھکایا تاکہ فائدہ دے اللہ اس کتاب کے ذریعے اپنے بندوں میں سے جس کو وہ چاہے ان (بندوں) میں سے جس کو بھی یہ پہنچے۔

وقد بوبت أبوابه.. وفصلت مسائله.. وبسطت مجمله.. وحققت مشكله..وعزوت آياته.. وخرجت أحاديثه.. وسلمته لكل مسلم. ليأخذ منه ما يحب وما يريد..عفوا صفوا من غير كدر.. وأهديته إليه هنيئا مريئا.. ولعله أفضل له من كنوز المال إذا تدبره.. ويسره الله تعالى لاستعماله والانتفاع به.

اور میں نے اس کے باب باندھے ہیں اور اس کے مسائل کی فصول نکالی اور اس کے مجمل کو پھیلایا ہے، اور اس کے مشکل مقامات کی تحقیق (ریسرچ) کی، اور اس کی آیات کو منسوب کیا ہے (ریفرنس دیئے ہیں) اور اس کی احادیث کی تخریج کی ہے اور میں نے اس کو ہر مسلمان کے حوالے کر دیا ہے تاکہ وہ اس میں سے وہ لے جو چاہتا ہے، جو ارادہ رکھتا ہے، معاف کرتے ہوئے اور در گزر کرتے ہوئے بغیر کوئی میل دل میں رکھے ہوئے۔

(یہاں مراد یہ ہے کہ میں نے دل کی فراخی کے ساتھ اس کو سب کے سپرد کر دیا ہے)

اور میں نے اس کو خوشگوار طریقے سے اس کی طرف ھدیہ کر دیا ہے۔

اور شاید یہ کتاب بہت بہتر ہے اس (انسان) کے لیے مال کے خزانوں سے جب وہ اس میں غور و فکر کرے گا (یعنی اگر انسان اس کتاب کو پڑھتا ہے اور اس پر تدبر کرتا ہے تو یہ اس کے لیے مال کے خزانوں سے بہت بہتر ہے) آسان کر دے گا اس کے لئے اللہ تعالی اس کا استعمال اور اس سے فائدہ اٹھانا۔

وأنا راج بعد ذلك كله من الله سبحانه عفوه ورحمته، وعظيم الأجر، لمحبتي لله، ورغبتي في نفع عباده، وإصلاح ما فسد من أخلاقهم، وتقويم ما اعوج من حياتهم، والله عليم بذات الصدور، وهو الموفق والمعين إنه نعم المولى ونعم النصير.

اور میں امید رکھتا ہوں اس سب کے بعد اللہ سے جو پاک ہے، اس کی بخشش اور رحمت کا (امیدوار ہوں)، اور عظیم اجر چاہیے کیونکہ مجھے اللہ سے محبت ہے (اللہ سے محبت کی وجہ سے میں نے یہ جو کام کیا ہے اس سے مجھے لوگوں سے کسی فائدہ کی توقع نہیں، نہ ہی طلب ہے نہ ضرورت ہے۔ اللہ کے لیے کیا ہے تو اللہ سے معافی، درگزر چاہتا ہوں ہو اور عظیم اجر چاہتا ہوں)۔

اور میری رغبت یہ ہے کہ اس سے لوگوں کو فائدہ پہنچاؤں۔ اور میری رغبت اللہ کے بندوں کے نفع میں ہے اور ان کے اخلاق میں سے جو بگڑ چکے ہیں اس کی اصلاح کی رغبت رکھتا ہوں، اور ان کی زندگیوں میں جو ٹیڑھا پن آگیا ہے اس کو سیدھا کرنا مقصود ہے اور اللہ خوب جانتا ہے سینوں کے بھید، اور وہ توفیق دینے والا ہے اور مدد کرنے والا ہے، بے شک وہ بہترین مولی اور بہترین مددگار ہے۔

ولعلك تسعد وأنت تقلب هذه الموسوعة بما يسرك من علوم نافعة.. تم عرضها بألفاظ عذبة جميلة.. وجمل محكمة رصينة.. تحمل أفضل غذاء للقلوب.. وأحسن معان للعقول.. تقبل بك إلى طاعة الرحمن.. وترغبك في الجنة والرضوان.. في جو مليح.. يسرك جماله.. ويبهرك برهانه.

اور شاید کہ (دنیا میں) تم خوش ہو جاؤ اس حال میں کہ تم اس کتاب سے go through کر رہے ہو (اس کو کھول رہے ہو) کہ اللہ نے تمہارے لیے اتنے فائدہ مند علم بہت آسان کر دیے، پھر ان کو میٹھے خوبصورت الفاظ کے ساتھ پیش کیا۔

(بعض اوقات بات بہت اچھی ہوتی ہے لیکن اس کے پیش کرنے میں الفاظ نامناسب ہوتے ہیں لیکن یہاں الفاظ بھی میٹھے ہیں)

اور اس کے جملے پختہ ہیں (اس میں کوئی کجی نہیں نظر آئے گی)،

دلوں کی بہترین غذا اٹھائے ہوئے ہیں اور عقلوں کے لیے بہترین معانی (words or thoughts)، تمہیں آگے لے بڑھے گی رحمان کی اطاعت کی طرف اور تمہیں رغبت دلائے گی جنت میں اور اللہ کی رضا مندی میں، بہت خوبصورت ماحول میں، جس کا جمال تمہیں خوش کر دے گا اور اس کی روشنی تمہیں حیران کر دے گی۔

بعيدا عن كل ما تكرهه النفس، أو يجفل منه العقل، أو ينفر منه الطبع، من كلام هزيل، أو عرض سقيم، أو حشو ممل، أو نقص مخل، أو كلام له روائح كريهة، يؤلم القلوب والجوارح، ويمزق الأسر والقبائل، ويتركها إما أنعاما لاهية، أو سباعا جارحة، أو وحو شا متناطحة،ليست من أهل الدنيا ولا من أهل الآخرة.

ہر اس چیز سے دور جس سے نفس کراہت کرتا ہے، یا عقل کا اس سے بدکنا (بھاگنا)،

یا طبیعت کا اس سے نفرت کرنا، فضول بکواس سے، یا ایسی ایسی پیشکش جو بیمار ہو، ایسا کلام جو

بالکل گیا گزرا ہو (اس کی پریزینٹیشن بہت ہی خراب ہو)،

اور تھکا دینے والی بھرمار، (ایسا کلام جس میں کام کی بات تھوڑی ہو اور باقی بھرمار فضول باتوں

کی ہو) یا

ایسی بات جس میں خلل پڑ جاتا ہے (بات کہاں سے شروع ہوئی کہاں ختم ہوئی کچھ سمجھ نہیں

آتا)،

یا ایسا کلام جس کی نہایت ناخوشگوار بو (بساند) ہے، جو دلوں کو درد دیتا ہے (دکھی کر دیتا ہے)

اور اعضاء کو تھکا دیتا ہے، اور قبیلے اور خاندان اس سے ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں اور ایسا کلام

انہیں چھوڑ دیتا ہے یا مویشی جانور جو ادھر ادھر چر رہے ہیں یا ایسے درندے جو زخمی کر دیتے

ہیں، یا وحشی جانور جو ٹکریں مارتے ہیں، نہ دنیا کا فائدہ ہے اور نہ ہی آخرت کا فائدہ ہے۔

وما بين يديك ذرة من جبل، وقطرة من بحر، تطلعك على عظمة الله جل جلاله، وعظمة ملكه، وعظيم إحسانه، وتكشف لك عظمة هذا الدين وجماله وكماله، ولعل في ولادته سعادة كاتبه وقارئه، ومستمعه وناشره:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ {النحل:97}

اور جو تمہارے دو ہاتھوں کے بیچ میں ہے وہ پہاڑ کا ذرہ ہے، سمندر کا ایک قطرہ ہے جو تمہیں اللہ کی عظمت کی اطلاع دے رہا ہے اور اس کی بادشاہت کی عظمت اور اس کے احسان کی عظمت، اور کھول دیتا ہے تمہارے لیے اس دین کی عظمت اور اس (دین) کی خوبصورتی اور اس کا کمال اور شاید اس کتاب کی پیدائش میں سعادت (خوش قسمتی) ہے اس کے لکھنے والے کی، اس کے پڑھنے والے کی اور اس کے غور سے سننے والے کی اور اس کو پبلش کرنے والے کی۔

"جو بھی نیک عمل کرے گا چاہے وہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو ہم اسے ضرور عمدہ (پاکیزہ) زندگی بسر کرائیں گے اور ہم ضرور جزا دیں گے ان کو ان کے عمل کے ساتھ بہترین طریقے پر جو وہ عمل کرتے تھے۔

(عمدہ زندگی صرف عمدہ کھانے یا لباس سے نہیں ہوتی بلکہ اصل یہ بات ہے کہ اندر کتنی پاکیزگی ہے)۔

سیکھنے کی باتیں

▪ **ہمارے دین کے اصول کیا ہیں؟** قرآن و سنت، عقیدہ, تفسیر, حدیث, فقہ

▪ **شریعت کے مقاصد پانچ ہیں:**

1. حفظ النسل، اس لیے زنا حرام ہے۔

2. حفظ العقل، اس لیے شراب حرام ہے۔

3. حفظ المال، اس لیے چوری کے اوپر حد ہے۔

4. حفظ النفس، اس لیے قتل حرام ہے اور

5. حفظ الدین

▪ اللہ تعالی نے شریعت اس لیے بھیجی ہے کہ ان چیزوں کی حفاظت کی جائے۔ اگر ان چیزوں کی حفاظت نہ ہو تو معاشرے کا کیا حال ہو گا؟

▪ شریعت کو نافذ کیے بغیر مقاصد شریعت پورے نہیں ہو سکتے۔

▪ آج لوگ شریعت کے نافذ ہونے سے بہت گھبراتے ہیں حالانکہ شریعت اس لیے آئی ہے کہ کہ ان پانچ مقاصد کو پورا کیا جائے۔

- جان کی حفاظت ہو
- مال کی حفاظت ہو
- دین کی حفاظت ہو
- حسب نسب کی حفاظت ہو

کیونکہ انسان کا حق ہے کہ اسے پتہ چلے کہ اس کی اولاد کون ہے۔

عقل کی حفاظت ہو

▪ کیونکہ عقل کی وجہ سے ہی انسان کی قدروقیمت ہوتی ہے۔

▪ جتنی اس کی عقل کام کرے گی اتنی ہی اس کی قیمت زیادہ ہو گی۔

▪ دنیا میں بھی مادی اعتبار سے عقل کا استعمال اور عقل کی نشوونما کرنا بہت ضروری ہے۔

▪ غوروفکر کرنے، پڑھنے، سیکھنے سے اور عقل کو تکلیف میں ڈالنے سے عقل کو جلا ملتی ہے۔

▪ اللہ نے ہمیں صحیح سلامت عقل دی ہے اس پر ہمیں شکر ادا کرنا چاہیے لیکن یہ شکر صرف باتیں کرنے سے ادا نہیں ہو گا۔

اصل شکر یہ ہے کہ عقل کو استعمال کریں۔

▪ اس عقل کو جتنا استعمال کریں اتنا ہی زیادہ یہ چمکتی اور فائدہ مند ہو جاتی ہے۔

▪ اس شخص کی اچھی گزرے گی جو اپنے رب کو پہچان کر اس کی عبادت کرے گا اور اسی طرح اس کے باقی معاملات بھی خوبصورت ہوں گے۔

▪ جنت ناپسندیدہ چیزوں سے گھری ہوئی ہے۔ جہنم کی آگ شہوتوں سے گھری ہوئی ہے۔ انسان خواہشات کے پیچھے دوڑتا ہے اور آگ میں جا گرتا ہے اور انسان تکلیف پر تکلیف اٹھاتا جاتا ہے اور جنت میں پہنچ جاتا ہے۔

▪ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو راستے میں ایک چرواہا ملا اس سے دودھ خریدا اور اسے بھی پینے کا کہا تو اس نے جواب دیا کہ میں روزے سے ہوں تو وہ بہت حیران ہوئے کہ جنگل میں اتنی شدید گرمی میں، چرواہا بکریاں چراتے ہوئے روزے سے۔ تو یہ کیسے؟ اس نے آیت پڑھی

كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ

﴿ایسے لوگوں سے کہا جائے گا﴾ مزے سے کھاؤ اور پیو اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم نے گزرے ہوئے دنوں میں کیے ہیں۔ (سورة الحاقة 24)

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بکری دے دو، تو اس چرواہے نے کہا میں مالک نہیں ہوں، تو وہ اور حیران ہوئے کہ اتنا امانتدار...

یہ تھا صحابہ کا دور جس میں گڈریے بھی جنگلوں میں بغیر کسی کی نگرانی اور motivation کے اپنی آخرت کے لیے دنیا کی لذتیں قربان کرتے تھے.

- ہم دنیامیں عیش و عشرت، آرام وسکون، فن اور مزہ چاہتے ہیں۔ ذراسی مشکل پر کام چھوڑ بیٹھتے ہیں اور پھر جنت کے طلب گار بھی ہیں۔
- جنت کا طلب گار سوتا نہیں، ہم اپنی نیند کو دیکھیں، اگر جنت چاہیئے تو یہ تکلیفیں اٹھانی ہوں گی، جنت ایک مہنگا سودا ہے۔
- اپنے آپ کو مظلوم نہ سمجھیں بہادر بن کر کام کریں۔
- ہمارا حال یہ ہے کہ ذرا کام زیادہ ہو جائے یا زیادہ بوجھ پڑ جائے تو خود ترسی کا شکار ہو جاتے ہیں، رونے لگتے ہیں، خود کو مظلوم سمجھنے لگتے ہیں۔

اپنا موازنہ ان لوگوں سے کرتے ہیں جو دنیامیں بہت عیش و عشرت سے جی رہے ہیں، جنت چاہنے والے تو اس طرح کی سوچ نہیں رکھتے، ان کی سوچ بہت مثبت ہوتی ہے۔

- تجربہ کریں کہ جو کام جتنی مشکل سے کیا جائے اس میں سے اتنی ہی خیر ابلنے لگے گی کیونکہ وہ کام اپنے نفس کے خلاف جا کر کیا جاتا ہے۔

▪ جب مشکل بہت ہو جائے تو رو کر اللہ تعالی سے دعا کرنے لگیں کہ آپ اسے میرے لیے آسان کر دیں، میری اتنی ہی نیند میں برکت ڈال دیں، تھکاوٹ اتار دیں، اتنے سے کھانے سے ہی بھوک مٹا دیں، اسی غذا میں شفاء ڈال دیں۔

▪ جس وقت دل دکھنے لگے اللہ سے باتیں شروع کر دیں۔

▪ اصل قید یہ ہے جو آپ اپنے آپ کو خود بٹھاتے ہیں۔

▪ بہت سے اسٹوڈنٹ ایسے ہوتے ہیں جو امتحان یا اسائنمنٹ کی وجہ سے کسی پارٹی میں نہیں جاتے تاکہ اپنے مقصد کو پا سکیں۔

▪ خیر کے کام میں کسی بھی طرح شامل ہونے کی فکر کریں کہ بس میرا حصہ ڈل جائے۔

▪ اگر ہم کتاب لکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے تو اس کو پڑھنے والے اور پڑھ کر آگے پھیلانے والے تو بن سکتے ہیں۔

▪ مومن بننے کی فکر کریں اللہ آپ کو پاکیزہ زندگی خود دیگا۔

ایک دن امام تیمیہ کسی بازار میں جارہے تھے تو ایک یہودی جو تیل بیچ رہا تھا اس کے کپڑے بہت گندے تھے، پوچھنے لگا کہ آپ کے دین میں دنیا کے بارے میں کیا ہے؟ تو بتایا کہ دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت ہے، تو کہنے لگا کہ دیکھو تم تو اتنے اچھے لباس میں جارہے ہو دیکھو کہ میں کس مصیبت میں ہوں، تو پھر جنت تو میرے لیے ہے اور تمہارے لئے نہیں ہے کیونکہ تم دنیا کی جنت میں رہ رہے ہو اور میں اس کام میں دن رات پھنسا ہوا ہوں۔

ابن تیمیہ نے (اتنا خوبصورت) جواب دیا کہ جو مجھے ایمان کی حالت میں اللہ سے ملنے والا ہے اس کے مقابلے میں یہ حالت قید خانہ ہے جس میں میں ہوں اور جو تمہیں جہنم ملنے والی ہے اس کے مقابلے میں جس حال میں تم اب ہو وہ جنت ہے۔

▪ مومن کے لیے دنیا کی زندگی میں اچھا لباس پہننا، جذبے اور خوشی سے رہنا منع نہیں ہے۔ مومن محنت اور کوشش کرتا ہے، تھکتا ہے اس ساری تھکاوٹ کے باوجود وہ خوش ہوتا ہے۔

▪ امام ابن تیمیہ جب جیل میں گئے تو وہ کہا کرتے تھے کہ میری جنت میرے سینے میں ہے ،اگر ان ملوک کو پتا چل جائے کہ میں اس قید خانہ میں کتنا خوش ہوں تو یہ فوجیں لے کر آجائیں اس خوشی اور راحت کے خزانے کو چھیننے کے لیے (خوشی، راحت اور اطمینان کا خزانہ)

▪ اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جو اپنی زندگی میں کچھ کر لیں۔
کچھ کرنے کے لیے بڑی بڑی چھلانگیں لگانے کی بجائے، چھوٹے چھوٹے کاموں کو کرنا سیکھیں اور انہیں اگنور نہ کریں۔
▪ اپنی نیتوں کو خالص کرنے اور چھوٹے چھوٹے کام پر راضی ہو جانے کی ضرورت ہے۔
▪ کسی چھوٹی سی نیکی کو حقیر نہ سمجھیں، ہمیں کیا پتہ جس نیکی کو ہم چھوٹا سمجھتے ہیں اللہ کی نظر میں کتنی بڑی ہو جائے اور جس کو ہم بڑا سمجھتے ہیں وہ اللہ کی نظر میں کچھ نہ نکلے۔
▪ زندگی میں کسی کے سوال کو، کسی کی نصیحت کو، کسی کی تنقید کو، کسی پھول یا کانٹے کو بے معنی نہ سمجھیں، ہر چیز کی کوئی وجہ ہے، وہ اللہ کسی وجہ سے آپ کی زندگی میں لایا ہے۔
▪ اللہ نے کوئی کام بے مقصد نہیں کیا، ہر چیز کا ایک مقصد اور وقت مقرر ہے، ہم جلد بازی کرتے ہیں، چاہتے ہیں فورا مرضی پوری ہو جائے۔
▪ کرنے کا کام یہ ہے کہ بس انسان سیدھے رستے پر چلتا رہے۔
▪ ہر نماز میں اللہ سے دعا کرتے رہیں کہ وہ بھٹکنے سے بچا لے۔
▪ اللہ تعالی ہمیں ان میں شامل کر لے جنہیں وہ بہترین جزا دے گا۔

Website Link

https://data.alhudamedia.com/Media/Tarbiyyah/Fiqh_al-Qulub/Fiqh_al-Qulub-0017-Al-Muqaddimah_Li_Mahabbati_Lillahi_Wa_Raghbati_Fi_Nafi_Ibadihi_Wa_Islahi_Ma_Fasada_Min_Akhlaqihim_Page_23-24.mp3